الله في أهل بيتي أذكر كم الله في أهل بيتي [صحيح مسلم] و في لفظ قال في القرآن هو حبل الله من تمسک به کان علی الهدی و من ترکه کان علی الضلال) ''حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب جس میں روشنی اور ہدایت ہے پس اللہ کی کتاب کو حاصل کرو اور مضبوطی سے پکڑ و ،دوسرے میرے اہل بیت ۔میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارہ میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں (یعنی اس کی ناراضگی سے ڈرو) آپؐ نے دوسری دفعہ اسی طرح ارشاد فرمایا اور ایک روایت میں الفاظ اس طرح ہیں کہ قرآن اللہ کی رسی ہے جس نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا وہ ہدایت پر ہوگا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا۔''

اس عنوان پر کثرت سے احادیث موجود ہیں نیز علم و ایمان سے سرشار صحابہ کرامؓ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے اصحابِ علم و عرفان کا اجماع ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو مضبوطی سے پکڑا جائے انہیں کے مطابق فیصلے کیے جائیں اور بوقت ضرورت انہیں کو حاکم تسلیم کیا جائے ایسے اجماع کا وجود اس سلسلہ میں مزید احادیث کو ذکر کرنے سے کفایت کرتا ہے۔

اصل ثانی

وہ اصول جن پر تمام علماء امت کا اجماع ہے ان میں سے دوسرا اصل ایسی حدیث رسول ہے جو صحیح سند سے آنحضرت ﷺ سے ثابت ہو۔آپ ﷺ کے بعد آنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس بنیادی اصول پر ایمان لائیں، اسے قابل حجت سمجھیں اور دیگر افراد امت کو اس اصول کی تعلیم دیں۔علماء نے اس سلسلہ میں کتب تالیف کی ہیں اور اپنا نظریہ اصول فقہ و اصول حدیث کی کتابوں میں بھی واضح کیا ہے اور اصل ثانی کے حجت ہونے پر کثرت سے دلائل موجود ہیں جو کہ آپ کے معاصر اور بعد میں آنے والوں کیلئے مشعل راہ ہیں اور اتباع سنت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں کیونکہ اگر بالفرض ہم حدیث رسولؐ سے راہنمائی حاصل نہ کریں تو نماز کی رکعات و صفات کیسے جان پائیں روزہ، زکوۃ، حج، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تفاصیل کیسے سمجھ سکیں اور اسی طرح معاملات محرمات اور حدود وغیرہ کا مفصل علم کس طرح حاصل کر سکیں۔اطاعت رسول ﷺ پر دلائل قرآنی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ﴿واطیعوا الله والرسول لعلکم ترحمون﴾ [آل عمران:۱۳۲] ''اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔''

۲۔ ﴿یایها الذین أمنوا أطیعوا الله وأطیعوا الرسول وأولی الأمر منکم فان تنازعتم فی شیئی فردوه الی الله والرسول ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الآخر ذلک خیر وأحسن تأویلا﴾ [النساء:۵۹] ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسولؐ اور حکومت والوں کی فرمانبرداری کرو جو تم میں سے ہوں پس اگر تم کسی معاملہ میں اختلاف کرو تو اس کو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے۔''

۳۔ ﴿من یطع الرسول فقد أطاع الله و من تولی فما أرسلنک علیهم حفیظًا﴾ [النساء:۸۰] ''جس نے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی پس بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جو نہ تسلیم کرے تو ہم نے تجھے ان پر نگہبان مقرر نہیں فرمایا۔'' اور اگر بفرض محال سنت رسول ﷺ کو غیر محفوظ اور ناقابل حجت سمجھا جائے تو کس طرح آپ ﷺ کی اطاعت ممکن ہو سکے اور مختلف فیہ مسائل میں سنت رسول ﷺ کو کیسے حاکم تسلیم کیا جائے گا اور لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ نے (نعوذ باللہ) ایسے راستے کی راہنمائی کی ہے جس کا کوئی وجود نہیں اور یہ سب سے بڑا جھوٹ، کفر اور اللہ پر بہتان ہے۔

۴۔ ﴿وأنزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم و لعلهم یتفکرون﴾ [النحل:۴۴] ''اور ہم نے تیری طرف قرآن نازل کیا تاکہ لوگوں کو کھول کر بیان کرے جو ان کی طرف نازل کیا گیا اور تاکہ وہ غور وفکر کریں۔''

۵۔ ﴿وما أنزلنا علیک الکتاب الا لتبین لهم الذی اختلفوا فیه و هدًی و رحمةً لقوم یؤمنون﴾ [النحل:۶۴] ''اور نہیں اتاری ہم نے تجھ پر یہ کتاب مگر تاکہ تو کھول کر بیان کرے لوگوں کیلئے وہ باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ایماندار، قوم کیلئے۔'' تو کس طرح ممکن ہے اللہ عزوجل خود اپنے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کے ذمہ کتاب اللہ کی وضاحت کا ذمہ لگائیں اور پھر سنت رسول ﷺ سے اعراض کیا جائے اور اسے ناقابل حجت سمجھا جائے۔

۶۔ ﴿قل أطیعوا الله وأطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیه ما حمل و علیکم ما حملتم و ان تطیعوه تهتدوا وما علی الرسول الا البلاغ المبین﴾ [النور:۵۴] ''کہہ دیجئے! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو پس اگر وہ اعراض کریں تو اس کا بوجھ اس پر اور تمہارا بوجھ تم پر ہے اور تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور اللہ کے رسول ﷺ کے ذمہ واضح طور پر حکم الٰہی کا پہنچا دینا ہے۔''

۷۔ ﴿واقیموا الصلوة وآتوا الزکوة وأطیعوا الرسول لعلکم ترحمون﴾ [النور:۵۶] ''اور

نماز درستگی سے ادا کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔"

۸۔ ﴿قل یأیها الناس انی رسول الله الیکم جمیعًا الذی له ملک السموات والأرض لا اله الا هو یحیی و یمیت فآمنوا بالله ورسوله النبی الأمی الذی یؤمن بالله و کلماته واتبعوه لعلکم تهتدون﴾[الاعراف:۱۰۸]

"کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جس کی آسمانوں و زمین میں بادشاہت ہے۔نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ زندہ کرتا ہے اور وہ ہی مارتا ہے پس تم ایمان لاؤ اس پر اور اس امی رسول اور نبی ﷺ پر جو اللہ اور اس کی باتوں پر یقین رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔" مندرجہ بالا آیات قرآنیہ سے واضح ہوتا ہے کہ ہدایت و رحمت رسول ﷺ کی اتباع میں ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ آپ ﷺ کی سنت پر عمل نہ کرلیا جائے اور اس کو صحیح تسلیم کر کے اس پر اعتماد نہ کرلیا جائے۔

۹۔ ﴿فلیحذر الذین یخالفون عن أمره أن تصیبهم فتنة أو یصیبهم عذاب الیم﴾ [النور:۶۳] "پس جو لوگ پیغمبر ﷺ کا حکم نہیں مانتے ان کو ڈرنا چاہیے کہ دنیا میں ان پر کوئی مصیبت آن پڑے یا آخرت میں تکلیف کا عذاب پہنچے۔"

۱۰۔ ﴿و ما آتاکم الرسول فخذوه و ما نها کم عنه فانتهوا﴾[الحشر:۷] "اور جو حکم پیغمبر ﷺ تم کو دے تو اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔

اسی طرح بہت سی آیات ہیں جو پیارے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کی اطاعت اور آپؐ کے فرامین کی اتباع کو واجب قرار دیتی ہیں بعینہ اسی طرح جس طرح کہ ذکر کردہ گذشتہ دلائل اللہ کی کتاب کی اتباع کو لازم قرار دیتے ہیں اور اسے مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیتے ہیں اور اس کے اوامر و نواہی کو لازم قرار دیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ کتاب و سنت دونوں پر عمل کرنا لازم ہے اور آپس میں ان کا ایسا تعلق ہے کہ ایک کا انکار دوسرے کا انکار ہے اور یہ کفر عین گمراہی اور مخرج ملت ہے۔

آیات قرآنی کی طرح بہت سی احادیث رسول ہیں جو آپؐ کی اطاعت کو واجب اور معصیت و نافرمانی کو حرام قرار دیتی ہیں آپ کے ہمعصر ہوں یا قیامت تک آنے والے تمام امت کے افراد سب اس میں

شامل ہیں اس سلسلہ کی چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

۱۔ (عن أبی هريرة رضی الله عنه أن النبی صلی الله عليه و سلم قال: من أطاعنی فقد أطاع الله و من عصانی فقد عصی الله)[متفق علیہ] ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی پس بلاشبہ اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی پس بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔''

۲۔ (عن أبی هريرة رضی الله عنه أن النبی ﷺ قال: كل امتی يدخلون الجنة الا من أبی قيل يا رسول الله! و من يأبی؟ قال: من أطاعنی دخل الجنه و من عصانی فقد أبی)[صحیح بخاری] ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہو جائے گی سوائے اس شخص کے جس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا تو آپؐ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسولؐ کون انکار کرے گا؟ تو فرمایا: جس نے میری فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی پس تحقیق اس نے انکار کیا۔''

۳۔ (عن المقدام بن معد يكربؓ عن رسول الله ﷺ قال: ألا انی أوتيت الكتاب و مثله معه ليوشک رجل شبعان علی أريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فأحلوه و ما وجدتم فيه من حرام فحرموه)[أخرجه ابوداؤد و ابن ماجة بسند صحيح] ''حضرات مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار مجھے قرآن اور اس کی مثل (حدیث) دو چیزیں عطا ہوئی ہیں خبردار ممکن ہے کوئی شکم سیر آدمی تخت نشین ہو کر کہے تمہارے لئے صرف قرآن پر عمل کرنا ضروری ہے پس جو اس میں حلال ہے اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام کیا گیا ہے اسی ہی کو حرام سمجھو۔''

۴۔ (عن ابن أبی رافع عن ابيه عن النبیؐ قال لاألفين أحدكم علی أريكته يأتيه الأمر من أمری مما أمرت به أونهيت عنه فيقول لا ندری ما وجدنا فی كتاب الله اتبعناه)[سنن ابی داؤد و ابن ماجة] ''حضرت ابن ابی رافعؒ اپنے باپ سے اور ابورافع اللہ کے رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نہ میں پاؤں تم میں سے کسی کو کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہو پھر اس کے پاس میرا کوئی حکم پہنچے یا میں کسی کام سے منع کروں پس وہ کہے کہ ہمیں علم نہیں ہم صرف کتاب اللہ کے احکامات پر عمل کریں گے۔''

۵۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ

نے ارشاد فرمایا: (مثلی و مثلکم کمثل رجل استوقد نارًا فلما أضاء ت ما حولها جعل الفراش و هذه الدواب الائی یقعن فی النار یقعن فیها و جعل یحجزهن و یغلبنه فیقتحمن فیها قال فذلک مثلی و مثلکم أنا آخذ بحجز کم عن النار هلم عن النار فتغلبونی و تقتحمون فیها) ''میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی پس جب آگ سے ماحول روشن ہو گیا تو پروانے اور دیگر کیڑے جو آگ میں اکثر گرتے ہیں گرنے لگے اور آگ جلانے والا ان کو روکنے کی کوشش کرتا رہا لیکن وہ انہیں روکنے سے ناکام رہتا ہے فرمایا: بس اس طرح میری اور تمہاری مثال ہے میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر آگ سے دور کرنا چاہتا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر جاؤ لیکن تم بھی مجھے بے بس کرنا چاہتے ہو اور آگ میں داخل ہونا چاہتے ہو۔''

۶۔ (عن الحسن بن جابرؓ قال سمعت المقدام بن معدیکرب رضی الله عنه یقول، حرم رسول الله ﷺ أشیاء یوم خیبر ثم قال یوشک أحدکم أن یکذبنی و هو متکئ یحدث بشئی فیقول بیننا و بینکم کتاب الله فما وجدنا فیه من حلال استحللنا ماوجدنا فیه من حرام حرمناه الا ان ما حرم رسول الله مثل ما حرم الله) [حاکم، ترمذی وابن ماجہ بسند صحیح]

''حسن بن جابرؓ فرماتے ہیں میں نے مقدام بن معد کربؓ سے کہتے ہوئے سنا، اللہ کے رسول ﷺ نے کچھ چیزیں خیبر کے دن تم پر حرام فرمائیں پھر فرمایا: ممکن ہے تم سے کوئی مجھے جھٹلائے اس طرح کہ وہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو پھر اس کو میری حدیث سنائی جائے اور وہ کہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان صرف کتاب اللہ ہی کافی ہے، پس جو اس میں حلال ہے اس کو ہم حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام کیا گیا اس کو حرام سمجھیں گے۔ خبردار! جو چیز رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دی وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ نے حرام قرار دی۔'' اور یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے صحابہؓ کو دوران وعظ وخطبہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر حاضر سننے والا غائب تک میرا پیغام پہنچا دے اور فرماتے 'رب مبلغ أوعی من سامع'' بعض بالواسطہ سننے والے بلا واسطہ سننے والوں سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں (یعنی عمل کرنے والا) اور ایسے ہی الفاظ صحیحین میں وارد ہوئے ہیں کہ (ان النبی ﷺ لما خطب الناس فی حجة الوداع فی یوم عرفة و فی یوم النحر قال لهم: فلیبلغ الشاهد الغائب، فرب من یبلغ أوعی له ممن سمعه) ''بے شک رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ اور قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: جو حاضر ہے وہ غیر حاضر تک میری بات پہنچا